20757 ـ خاوند كے سگرٹ نوشى ترك كرنے كى شرط ركھى ليكن خاوند نے مخالفت كى

سوال

ميں نے پندرہ برس قبل جب عورت كا دين اسلام ميں مقام اور اس كے حقوق كا سنا تو ا سلام قبول كر ليا، ميرا سوال يہ ہے كہ:
ميں نے اپنى شادى سے قبل خاوند سے سمجھوتہ كيا تھا كہ ميں چاہتى ہوں ميرا خاوند سگرٹ نوشى نہ كرے، اس نے جواب ميں كہا ميں كتنى دير سے سگرٹ چھوڑنے كا سبب تلاش كر رہا تھا، اس نے ايك ماہ تك سگرٹ نوشى چھوڑى تو ميں نے اس سے شادى كرنے كى موافقت كر لى.
ليكن شادى كے بعد خاص كر رخصتى كى رات مجھے علم ہوا كہ اس نے سگرٹ نوشى ترك نہيں كى، بلكہ مجھے كہنے لگا ميں صبر سے كام لوں كيونكہ وہ سگرٹ نوشى چھوڑنے كى كوشش ميں ہے، اب پانچ برس بيت چكے ہيں اور ہمارے دو بچے بھى ہيں ليكن اس نے سگرٹ نوشى ترك نہيں كى.
كيا عورت كے ليے جائز ہے كہ اگر خاوند معاہدہ كى خلاف ورزى كرے تو وہ اس كا معاوضہ حاصل كر سكتى ہے يا نہيں، اور اگر مجھے اختيار حاصل ہے تو ميں اس دھوكہ كى حالت ميں نہيں رہ سكتى كيونكہ اس نے ميرے ساتھ دھوكہ كيا ہے ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

سوال كرنے والى بہن نے سگرٹ نوشى ترك كرنے كى شرط پورى كرنے پر اس شخص سے شادى كرنے كى موافقت كر كے بہت اچھا كام كيا، اس پر وہ شكريہ كى مستحق اور يہ چيز قابل تعريف ہے.

كيونكہ سگرٹ نوشى بہت گندى اور برى عادت ہے، اور شرعا حرام بھى ہے، اور پھر فطرت سليمہ كے بھى مخالف ہے، اور اس كے ساتھ ساتھ صحت كے ليے بھى نقصاندہ ہے، اور سگرٹ نوشى كرنے والے كے ساتھ رہنے والے شخص كے ليے بھى مضر و نقصان كا باعث ہے، يہ تو بالكل اس بھٹى والے شخص كى طرح ہے جس كے پاس بيٹھنے سے يا تو لباس جل جائيگا يا پھر گندى بو اور دھواں آئيگا.

ليكن سوال كرنے والى بہن پر تعجب يہ ہے كہ اس نے سگرٹ نوشى كا انكشاف ہو جانے كے باوجود اتنى مدت تك صبر و تحمل سے كام ليا، اور پانچ برس تك وہ اسے برداشت كرتى رہى اور اس دوران اس كے دو بچے بھى پيدا ہوئے، يہ چيز اس كى رضامندى پر دلالت كرتى ہے، يا پھر اس كے فعل كا اس نے كوئى نوٹس نہيں ليا، يہ تو معلوم ہے كہ اس

طرح کے کام پر اتنی مدت تك صبر نہیں ہو سکتا.

نکاح سے قبل عورت جو شرائط اپنے خاوند پر لگاتی ہے اگر بعد میں خاوند انکی مخالفت کرے تو عورت کو اختیار ہے کہ چاہے وہ نکاح فسخ کر دے، یا پھر اپنی شرط سے دستبردار ہو کر اپنے نکاح میں اسی کے ساتھ باقی رہے.

عورت کا اپنی شروط سے دستبردار ہونا، یا پھر خاوند کی جانب سے اس شرط کی مخالفت کا علم ہو جانا اور اس مخالفت پر بیوی کا راضی ہونا ان شروط کو ساقط کرنے کا باعث بنتا ہے، اس حالت میں بیوی کو مطالبہ یا نکاح فسخ کرنے کا حق نہیں رہتا.

اس مسئلہ میں ظاہر یہی ہوتا ہے کہ اگر سوال کرنے والی بہن ایك معقول مدت تك صبر کرتی، یا پھر وہ پہلے دن سے ہی جس دن اس نے سگرٹ نوشی کرتے دیکھا تو وہ اس نکاح میں رہنے سے انکار کر دیتی تو اسے نکاح فسخ کرنے کا حق تھا، اور وہ اپنے پورے حقوق حاصل کر سکتی تھی، لیکن اگر خاوند مکمل اور حقیقی طور پر سگرٹ نوشی ترك کر دیتا تو پھر نہیں.

لیکن اس نے یہ ساری مدت اس خاوند کے ساتھ بسر کی اور اس دوران اس کے دو بچے بھی پیدا ہوئے اس لیے ہمارے خیال میں اس عورت کو فسخ نکاح کا مطالبہ کرنے کا بھی حق نہیں تو پھر وہ خاوند کی جانب سے معاہدہ کی خلاف ورزی پر معاوضہ کیسے طلب کر سکتی ہے.

اور پھر خاوند کو بھی اللہ کا ڈر اور تقوی اختیار کرنا چاہیے، اسے معلوم ہونا چاہیے کہ وہ جو کچھ کر رہا ہے وہ کبیرہ گناہ ہے، اور اس کے ساتھ اس نے وعدہ خلافی جیسے گناہ کا اور اضافہ بھی کیا ہے، کہ نکاح میں پائی جانے والی شروط کا پاس نہیں کیا، کیونکہ نکاح کی شروط کی وفا کا سب سے زیادہ حق رکھتی ہیں، اس لیے کہ ان شروط کے ساتھ شرمگاہ حلال کی گئی ہے.

عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" سب سے زیادہ وفا کا حق رکھنے والی شروط وہ ہیں جن کے ساتھ تم شرمگاہ کو حلال کرتے ہو "

صحیح بخاری حدیث نمبر (2572) صحیح مسلم حدیث نمبر (1418).

واللہ اعلم.